Culture of Listening

حسن سماعت کی اہمیّت

حافظ محمّد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

حامداً و مصلیاً۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اما بعد

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لاَ تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالأَبْصَارَ وَالأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔ (ابراھیم۔34)

اللہ تعالی نے تمہیں اس حال میں پیدا کیا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور پھر اس نے تمہیں سماعت، بصارت اور سوچ سمجھ عطا کی تا کہ تم شکر گزار بنو۔

عزیزان محترم!

سماعت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک خاص اور عظیم نعمت ہے۔

طبی زاویہ نگاہ سے دیکھا جائے تو انسان پہلے سننا سیکھتا ہے اسکے بعد بولنا سیکھتا ہے، اگر وہ سن نہ سکے تو بول بھی نہیں سکتا۔

اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر احسان کیا، انہیں سننے کی قوت عطا فرمائی تو اس نعمت سماعت کا شکر اسی طرح ادا کیا جاسکتا ہے کہ ہم اچھی باتیں سنیں، انہیں سمجھیں اور عمل کریں کیونکہ قیامت والے دن اس نعمت کے بارے میں سوال ہو گا۔

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولاً۔ یقیناً کان اور آنکھ اور دل کے بارے میں سوال ہو گا۔

اللہ، رسولؐ کی بات کو سننا، والدین کی بات سننا، اولی الامر کی بات سننا، اساتذہ کی بات سننا، بڑوں کی بات سننا، بچوں کی بات سننا، جمعہ والے دن آئمۂ دین کی بات (خطبہ جمعہ) سننے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

حسن سماعت ہمارے پیارے نبی ﷺ کی سنّت ہے۔

حضور ﷺ دوسرے کی بات توجہ سے سنتے اور بات کو درمیان میں نہیں کاٹتے تھے۔اس اسوہ نبویؐ کی کئی مثالیں ہمیں ملتی ہیں جن میں سے ایک مثال بالخصوص قابل ذکر ہے۔ قریش مکّہ نے آپؐ کو دعوت دین سے روکنے کیلئے عقبہ بن ربیعہ کو آپؐ کے ساتھ مذاکرات کیلئے بھیجا۔اس نے آکر کہامیں آپؐ سے کچھ باتیں کرناچاہتاہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا"ابو ولید! تمہیں جو کچھ کہناہے کہو، میں سنوں گا"۔عقبہ کو جو کچھ کہنا تھااس نے وہ دل کھول کر کہا،جب وہ اپنی بات ختم کرچکاتو آپ ﷺ نے فرمایا: افرغت یا ابا الولید؟ ابوالولید! تمہیں جو کچھ کہنا تھا کہ چکے ہو؟اس نے کہاجی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا:فاسمع منّی تو اب میری بات سنو۔پھر آپؐ نے سورہ حٰم سجدہ کی ابتدائی آیات تلاوت کیں۔(بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

قرآن میں ارشاد ہے:قد سمع اللہ قول اللّتی ۔۔۔۔، یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی۔۔۔،اس آیت کا پس منظر یہ ہے کہ ایک خاتون (خولہ بنت ثعلبہ) نے اپنے خاوند کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی کہ میں بوڑھی عورت ہوں، بچوں والی ہوں،مال میرے پاس نہیں،میرے ماں باپ وفات پاچکے ہیں،اگر بچوں کو چھوڑوں تو مجھے تکلیف ہو،اگر نہ چھوڑوں تو انہیں تکلیف ہو کوئی ایسی صورت بن جائے کہ شوہر سے میری جدائی نہ ہو!اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ اپنے لشکر کے ساتھ جارہے تھے تو اسی خاتون (خولہ بنت ثعلبہ) نے آپ کو روک کر آپ سے بات کی۔ آپ بمع لشکر رک گئے اور اس کی بات کو توجہ سے سنا۔ایک آدمی نے حیران ہو کر پوچھا کہ اے امیر المومنین، آپ ایک بوڑھی خاتون کی بات سننے کیلئے پورے لشکر سمیت رک گئے؟ اس پر انہوں نے مسکرا کر جواب دیا کہ میں اس خاتون کی بات کیوں نہ سنوں جس کی بات کو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے سنا تھا۔۔۔(قال عمر رضی اللہ عنہ:هَذِهِ امْرَأَةٌ سَمِعَ اللَّهُ شَكْوَاهَا مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ، هَذِهِ خَوْلَةُ بِنْتُ ثَعْلَبَةَ، وَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَنْصَرِفْ عَنِّي إِلَى اللَّيْلِ مَا انْصَرَفْتُ عَنْهَا)۔

عزیزان محترم!

خلاصہ کلام یہ ہے کہ دوسروں کی بات سنناالله، رسولؐ کی سنّت ہے۔ ہمیں اس کلچر کو فروغ دیناچاہئے۔ ہمیں بھی اللہ کے حبیب ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنی چاہئے اور حسن سماعت کا مظاہرہ کرناچاہئے۔ ہمارے دین میں مدمقابل کی بات سننے کی خاص اہمیّت ہے۔ دوسرے کی بات کو صبر و تحمّل سے سنناچاہیئے،اگر بات غلط ہو تو دوسرے کو نرمی اور حسن اخلاق سے سمجھاناچاہیئے۔

توجہ و غور سے سننے کی برکتوں میں سے یہ بھی ہے کہ جمعتہ المبارک کے دن مسجد میں آئمّہ کے خطبے کو سنا جائے۔ حضرت سیّدنا اوس سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا::مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ، وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ؛ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا أَجْرُ سَنَةٍ: صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا۔ (ابوداود، ترمذی)

دعا:

رَبِّ اَوْزِعْنِیٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ۔

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیرے احسان کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور یہ کہ میں ایسے نیک کام کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما لے۔

اللّٰھم اعنّا علٰی ذکرک و شکرک وحسن عبادتک۔

اے اللہ، ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم تیرا ذکر کریں، تیرا شکر ادا کریں اور تیری عبادت اچھے طریقے سے کریں۔

اللہ ربّ العالمین سے دعا ہے کہ ہم کو اپنی حمد و ثنا، ذکر و شکر اور اچھی اور خالص عبادت کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

آمین یا ربّ العالمین

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.